رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

قیمت فی پرچہ ۱

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر - غلام نبی ⁂ انچارج - مہر محمد خان

نمبر ۸۵ | مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۲۳ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۵ رمضان سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

ہماری جماعت احمدیہ کے معزز ناظر صاحبان کی طرف سے ملکانہ میں صورت حالات کے متعلق ایک ضروری اعلان شائع کیا گیا ہے جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ احباب اس کو مطالعہ فرمائیں۔ اور اسکی کثرت سے اشاعت کریں۔ ٹریکٹ کی صورت میں دفتر انسداد ارتداد ملکانہ قادیان سے مل سکتا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ مغرب اور صبح کی نماز کے میں باقاعدہ نہایت الحاح اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ بلند آواز سے قنوت پڑھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور فرمائے۔ اور دنیا کے قلوب کو اسلام کی محبت والے

اندریں وقت مصیبت چارہ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریہ اسحار نیست

(مسیح موعود)

اسلام پر یہ وقت بہت ہی نازک ہے۔ تمام مخالف طاقتیں اسلام کو محو کرنے کے لئے متحد ہو گئی ہیں۔ اسلام کے باغ پر مسیحی دشمنوں نے یورش کر دی ہے نادان دوست محبت سے اسلام کا گلا گھونٹنے کے درپے ہیں۔ اس وقت اسے احمدی جماعت جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد استوار کیا اور جو ان تمام مخالف عناصر کے مقابلہ میں اپنے آپکو میدان میں کھڑا کیا ہے۔ کہ اسلام کی طرف سے

سینہ سپر ہو۔ مگر اے محبان اسلام آپ باسامان دشمن کے مقابلہ میں بے سامان ہیں۔ جہالت ہوگی اگر ہم سامان کے بل پر دشمن کو شکست دینا چاہیں۔ اس لئے آج بمطابق فرمان سیدنا مسیح موعود وقت آگیا ہے۔ کہ ہمارے سر آستانہ رب الافواج پر گر پڑیں۔ اور ہمارے نالہ عرش عظیم کو ہلا دیں۔ اور ہم خدا کے اسلام کے دامن تقدس کو مضبوط پکڑ لیں۔ اور سر نہ اٹھائیں۔ اور دامن نہ چھوڑیں۔ جب تک کہ ملائکۃ اللہ نازل ہو کر دشمنان اسلام کے منصوبوں کو پاش پاش نہ کر دیں۔ اور دنیا کے دل میں اسلام کی تائید میں الہام نہ کریں۔ احباب کرام وقت بہت ہی نازک ہے۔ آپ کا تکیہ اگر ہے تو آپکا ملجا و ماوی ایک ذات احدیت ہے۔ اسکی غیرت کو جوش دلانے کے لئے متحدہ اور مستقلہ دعاؤں کی ضرورت ہے جو تمام جماعت کی جانب سے مناسب نگرانی میں باقاعدہ کی

شرفاء گجرات کی طرف سے احمدی علماء کا شکریہ

گوجرات میں احمدیوں کے لیکچر کے عنوان سے ایک مضمون قلمی مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم آپ کے اخبار الفضل کے صفحہ نمبر ۲ کالم نمبر ۳ پر شائع ہوا۔ جس میں انھوں نے میرا اور شیخ عبد الحکیم صاحب کپتان جیش مددگاران اسلام کا دربارہ اعانت انتظام جلسہ علماء احمدی شکریہ ادا فرمایا ہے۔

فی الواقع اس شکریہ کے ہم مستحق نہیں۔ کیونکہ ہمارا ہر وقت کا کام خدمت گذاری اور تابعداری کا ہے کسی صاحب نے سپاہی پر سوال کیا کہ بھائی تمہارا کام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ لڑنا۔ رضاکاروں کو مذہب وملت قوم وعقیدت سے تعلق رکھنے والی کوئی جماعت کسی خدمت کی بجا آوری کے لئے حکم کرے۔ تو وہ ہر وقت کمر بستہ ومستعد ہیں۔ صحیح معنوں میں اس شکریہ کے مستحق حافظ روشن علی صاحب اور شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم فاضل مصری ہیں۔ جنھوں نے اپنی تقاریر ومواعظ میں کوئی ایسا کلمہ زیب گلو نہیں فرمایا۔ جو کہ کسی عقیدہ کے آدمی کے لئے باعث تکلیف یا رنج وملال ہووے بلکہ آریہ مذہب کی واقفیت جو انھوں نے عوام کو نہایت موثر ومدلل اور مفصل طریقہ سے کرائی ہے۔ اسپر ہر کس وناکس کا دل عش عش اور مرحبا مرحبا کے نعرے بلند کرتا ہے۔ میرے جیسے کم تعلیم کے آدمی اگر کبھی کسی آریہ سماج میں جلسہ کی شرکت کرتے اور ان کا لیکچرار مذہب اسلام پر نہایت دریدہ دہنی سے ناپاک حملے کرتا۔ تو اسوقت سنکر سکوت کا اثر ہوتا۔ پھر اگر مولوی صاحب سے ذکر کرتے۔ کہ فلاں آریہ لیکچرار نے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر یہ حملہ کیا ہے جس کا جواب مولوی صاحب سے سنکر تسلی ہوتی۔ احمدیوں کے جلسہ کے دوران میں بہت بڑا فائدہ جو مسلمانان گجرات کو ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ فاضل لیکچراروں حافظ روشن علی اور شیخ عبد الرحمن صاحبان نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ آریہ دھرم کے متعلق نوٹ لے لیویں۔ کہ ان کا مذہب کیا حقیقت رکھتا ہے۔ نوٹ لیتے گئے۔ اور اس کو لوگوں نے ایسا ازبر یاد کر رکھا ہے۔ کہ اب ر. شاید کیا یقیناً وہ زمانہ نہ آئے گا۔ کہ کوئی مذہب آریہ سے تعلق رکھنے والے لیکچرار اپنی اسٹیج پر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پاک پر حملہ کرے۔ بہتان باندھے۔ اور پھر جواب لئے بغیر بیٹھ جائے۔

این خیال است ومحال است وجنوں

ایسا دندان شکن جواب لیگا کہ پھر تاب سخن نہ رہیگی اسکے لئے گجرات کا ہر بندہ مسلم حافظ روشن علی صاحب اور شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کا ثنا خوان ہے اور وہ تمام شکریہ کے مدارج ان کی ہی خدمت میں بصدق دل پیش کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

مرزا حاکم بیگ صاحب کی شرافت نفس دلی اور ہر دلعزیزی کا اعتراف کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کہ آپ نے ہماری معمولی خدمت کو جو کہ متعلق شکریہ نہ تھی۔ قابل احسان بنایا ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم

آپ کا خیر اندیش

عبد المالک شیخ - اندرون کالری دروازہ گجرات

انجمن تبلیغ الاسلام علی گڈھ

یہ انجمن نہ صرف ضلع علی گڈھ بلکہ دیگر مقامات پر بھی ایک زمانہ میں بہت کچھ خدمت اسلام کر چکی ہے۔ لوگوں کی بے توجہی سے کام بند ہو گیا تھا۔ اب قدرتاً کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے۔ جن کی تحریک نے از سر نو تبلیغ الاسلام کو کھڑا کر دیا۔ کئی عام جلسے بھی ہو چکے ہیں۔ تدابیر کار کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تبلیغ الاسلام کے معزز ومخلص اراکین خواہ وہ کہیں ہوں۔ اپنی خالص دینی انجمن کی جانب نظر التفات فرماکر ایک اہم اسلامی فرض میں شریک عمل ہونگے۔ ہر خیال اور ہر عقیدہ کے مسلمان ہمارے مخاطب ہیں۔ کیونکہ وحدت قومی کے ماتحت ملکر کام کرنا انجمن تبلیغ الاسلام کے مقاصد میں سے ایک نہایت عزیز مقصد ہے۔ تبلیغ الاسلام کا ارادہ ہے کہ عام اصلاح قوم کے علاوہ موجودہ فتنہ ارتداد کے مقابلہ پر ضلع علی گڈھ میں نومسلم راجپوت آبادی کی مورچہ بندی کردی جائے۔ جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔ خدا کے فضل سے کام کیا جارہا ہے۔

خاکسار ولایت احمد خان ایم اے ایل ایل بی وکیل
سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام - علی گڈھ

برلن مسجد کے چندہ کی میعاد قریب الاختتام ہے

چندہ مسجد برلن کے لئے حضرت اقدس نے تین ماہ کی میعاد مقرر فرمائی تھی۔ جو ۲۰ مئی کو ختم ہونیوالی ہے اسلئے جملہ احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے ہاں کی جن جن مستورات کی طرف سے چندہ مسجد برلن ادا نہیں ہوا۔ وصول کرکے تاریخ مقررہ سے قبل بصورت زیور یا نقد دفتر ناظر بیت المال جلد بھجوا کر مشکور فرماویں۔

عبد الرحمن مصری - قائمقام ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ بھاگلپور کے لئے تقرر امیر

جماعت احمدیہ بھاگلپور کے لئے مولوی عبد الماجد صاحب کو امیر مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں کی اطلاع کے لئے اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔

نصر اللہ خان - ناظر خاص - قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۳ مئی سنہ ۱۹۲۳ء

کیا جماعت احمدیہ نے پچاس ہزار کا مطالبہ پورا کر دیا؟

ہندوستان میں اسوقت اسلام نرغے میں ہے۔ کفر کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ قوموں نے اسلام اور اسلامیوں پر چڑھائیاں کر دی ہیں۔ وہ سب اسلام کے خلاف متحد ہیں جنہیں آپس میں طبعی عناد و بغض تھا۔ اسلام کے مٹانے کے لئے عناصر پرستوں نے پوری جمعیت کے ساتھ مورچہ بندی کی ہے۔ اور کلمۂ اسلام کے محو کرنے کے لئے کفار نے زر و مال کو پانی کی طرح بہانا شروع کر دیا ہے ٭

اس مخالفت کے طوفان میں ایک ہی جماعت حقہ ہے۔ جو صیانت و اشاعت اسلام کے فرض اہم کے لئے سر سے کفن باندھ کر نکلی ہے۔ مانا کہ وہ مٹھی بھر جماعت ہے۔ مانا کہ وہ دنیا کی نظر میں حقیر ہے۔ مانا کہ اس کے پاس سیاسی زور نہیں۔ مانا کہ حکومت ظاہری وہ نہیں رکھتی۔ مانا کہ وہ غربار کا ایک گروہ ہے لیکن اس میں کیا شک ہے کہ اس جماعت کے قلوب جو نور ایمان سے منور اور عزم مخلصانہ کے مضبوط قلعے ہیں۔ ایک مٹھی میں ہیں۔ اس جماعت کے غربا مستغنی ہیں۔ اور ان سب کا ایک ہی فرض ہے۔ جو ان کو دنیا کی ہر ایک محبوب ترین چیز سے زیادہ محبوب و مرغوب ہے وہ یہ کہ دنیا میں کلمۃ اللہ بلند اور اسلام کا بول بالا ہو۔ وہ اپنے امام کے اشاروں پر کام کرتے ہیں۔ وہ راہ حق میں عزم صمیم کے ساتھ اور جوش و خلوص قلب کے ساتھ قدم بڑھاتے ہیں۔ اس لئے دنیا ان کو بڑا دولتمند اور نہایت ہی متمول خیال کرتی ہے۔ کیونکہ یہ غربار کا گروہ وہ کچھ کر رہا ہے۔ جو آج تک بادشاہ بھی نہیں کر سکے۔ کفرستان انگلستان میں اگر مسجد بنتی ہے تو ان غربار کے عقد ہمت سے۔ برلن میں اگر مسجد بنائی جا رہی ہے۔ تو انہی غربا و دلق پوش کی خواتین حرم کے ایثار و قربانی سے۔ امریکہ میں اگر مسجد تعمیر ہوتی ہے۔ تو انہی گدایان رب العالمین کے چندوں سے۔ غرض آج دنیا کا کونسا حصہ ہے۔ جس کے مرکز میں اس جماعت کے تابندہ ستارے اپنی نور پاشی سے عالم ظلمات کو نہیں چمکا رہے۔ دور کے مقامات گو چشم تصور کے نزدیک اور علم کے بالکل قریب ہیں۔ مگر چشم ظاہر بین سے اوجھل ہونے کے باعث دنیا والے ان واقعات سے کم واقف ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ آج اس فتنۂ ارتداد کی آتش ایمان سوز میں جس کے لخت جگر تپتے ہوئے میدانوں اور جھلستے ہوئے ریگستانوں اور بے آب و گیاہ آذر آتشین کرہ ہوائی میں اعلاء کلمۃ الاسلام کے لئے خانہ بدوشی کی حالت میں پھر رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اور لوگ اس میدان میں کام نہیں کر رہے۔ کر رہے ہیں۔ مگر اس شان سے نکلنے والے کم ہونگے۔ جو محض ابتغاء مرضات اللہ کو پیش نظر رکھ کر بغیر کسی عوض معاوضہ یا مادی منافع کے اپنی خرچ سے اس کام میں مشغول ہوں۔

ہم نے ان باتوں کا ذکر محض تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کیا ہے۔ کیونکہ یہ جو کچھ جماعت حقہ احمدیہ کر رہی ہے خدا کے فضل سے خدا ہی کی رضا کے لئے کر رہی ہے اس کو کسی انسان سے نہ بدلہ لینا ہے نہ انعام۔ نہ اس کو کسی انسان سے معاوضہ کی طمع ہے۔ ہمیں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ جماعت اپنے اخلاص اور قربانی میں بے نظیر ہے۔ اس کا انکار واقعات کی روشنی میں کرنا ناانصافی ہی نہیں ظلم ہے۔

مگر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہماری جماعت نے جو کام کرنا تھا وہ کر چکی ہے۔ اس کا جواب صاف ہے کہ نہیں۔ ہماری جماعت کا مطمح نظر اور نصب العین تمام دنیا میں اشاعت اسلام کرنا اور تمام دنیا کو دلائل اور نشانات سماوی کی روشنی میں مسلمان بنا کر حلقہ بگوش توحید کرنا ہے۔ پس جب تک تمام دنیا میں اشاعت اسلام نہ ہو چکے۔ جب تک دین اسلام پر آدم کی ساری کی ساری ذریت جمع نہ ہو جائے۔ ہمارا کام ختم نہیں ہوتا۔ نہیں ہوتا۔ نہیں ہوتا۔

یورپ میں دہریت اور الحاد اور تثلیث کے ثلاث دیوتاؤں کی حکومت ہے۔ امریکہ میں بھی ایسے ہی بتوں کی پرستش ہو رہی ہے۔ افریقہ ظلمت کدہ شرک و کفر بنا ہوا ہے۔ ایشیا بھی خدا کے عرفان سے خالی ہے۔ ہندوستان جو بجائے خود ایک بر اعظم ہے اسمیں اہل توحید پر ان کی شامت اعمال سے ایک قیامت آئی ہوئی ہے۔ کچھ بھی ہو۔ ان کی حفاظت میں سب سے آگے بڑھنا جماعت احمدیہ ہی کا کام تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنے اس فرض کو محسوس کیا۔ اور وہ میدان میں کھڑی ہے اور ظاہری اور باطنی حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن اسلام آریہ قوم جس جماعت سے لرزہ براندام ہے۔ اور جس کو وہ اپنے راستہ میں سنگ نہیں۔ دیوار آہن خیال کرتی ہے۔ وہ احمدی جماعت ہے۔ یہ وہ رعب ہے۔ جو اہل حق کو ازل سے ابد تک ودیعت کیا گیا ہے۔ کہ باطل حق کو اپنے مقابلہ میں دیکھ کر ہمیشہ اپنی موت کو سامنے پایا کرتا ہے ٭

یہ تمام باتیں جماعت اور ایک امام کے ہاتھ میں ہونے کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ کہ کوئی جماعت کسی بڑے کام کو نہایت اطمینان سے کر سکتی ہے۔ ہمارے امام نے پہلے ڈیڑھ سو اور پھر تین سو خدام کا مطالبہ کیا۔ مگر ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ ہمیں لاکھوں کی ضرورت پیش آئے۔ بہرحال جتنا بھی حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مطالبہ ہوگا۔ ہمیں اپنی جماعت پر بفضلہ و کرمہ تعالیٰ یقین ہے کہ وہ ضرور ہزاروں نہیں لاکھوں ہی کی تعداد میں زندگیاں وقف کریگی۔ اور وہ وقت آئیگا کہ ہمارے اس وثوق کی تصدیق ہوگی ٭

پھر حضور نے اپنی جماعت سے چندہ کی پہلی قسط انسداد ارتداد کیلئے پچاس ہزار روپیہ طلب کی ہے۔ اب تک غالباً نصف رقم جمع ہوئی ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت سے خدا کی راہ میں پچاس ہزار کا مطالبہ بڑا مطالبہ نہیں۔ کیونکہ اس جماعت کا یہ عہد ہے ہ

کہ جو کچھ ہے۔ خدا کا ہے۔ اس کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے جو اور جس وقت مطالبہ ہو گا۔ ہم اسکو نہایت خوشی اور مسرت سے پورا کرینگے۔ اس لئے اب تک چندے کی پہلی قسط پچاس ہزار کے پورے نہ ہونے کی وجہ یہی کہی جا سکتی ہے کہ جماعت کے کثیر حصہ نے اس ضرورت کو محسوس نہیں کیا۔ اگر یہ ہے۔ تو ہم اس وقت سے اعلان کریں کہ وہ اس فتنہ کی شدت اور خرابی کو محسوس کر سکیں۔ دشمن کے پاس بے شمار روپیہ ہے۔ دشمن کے پاس بڑے سامان ہیں۔ دشمن نے ارتداد کی تحریک کو زندہ رکھنے کے لئے جو اخبار جلدی نکالا ہے۔ اس کے لئے ہزاروں روپیہ چندہ ہو گیا ہے۔ ہمارے لئے اصل کام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہ اللہ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے تمام مبلغ آنریری طور پر بغیر ایک پیسہ کے مطالبہ کے ہر ایک قسم کے اخراجات خود برداشت کر کے عشاق دار تبلیغ اسلام کے فرض کو انجام دے رہے ہیں۔ مگر پھر جو کام روپیہ سے ہونیوالا ہے۔ وہ مفت نہیں ہو سکتا۔ بیسیوں قسم کے اخراجات ہیں۔ جو روپیہ چاہتے ہیں۔ اور وہ ایسے اہم ہیں۔ کہ ان کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ تو کام میں خرابی ہونے کا اندیشہ ہے موجودہ فتنہ اس انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ جو مذہبی ہندوستان میں رونما ہونیوالا ہے فی الحال تو حضرت امام کا مخاطب ہر وہ شخص ہے۔ جو کم از کم سو روپیہ دے سکتا ہے۔ اور جو زیادہ دے۔ اس کی حد نہیں مگر وقت آتا ہے۔ کہ ہم سے وہ سب کچھ خدمت اسلام کے لئے لے لیا جائیگا۔ جس پر ہمارا قبضہ ہو گا۔ اس لئے ہمارا فرض۔ ہمارا عہد اور میثاق ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم میں سے جو اس دعوۃ پر لبیک کہہ سکتا ہے۔ منتظر نہ بیٹھا رہے۔ ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ نزاکت وقت اور تغیر حالات اور وسعت کار۔ اخراجات کا بے تابانہ مطالبہ کر رہی ہیں۔ کیا ہماری جماعت فوراً بہت ہی جلد پچاس ہزار کی رقم اپنے امام کے قدموں میں نہیں ڈالدیگی؟

مسلمانوں کا نہیں آریوں کا کام معلوم ہوتا ہے

لکھنؤ کے معزز اسلامی ہمعصر ہمدم کی ۲۱ اپریل کی اشاعت میں لالہ شردھانند صاحب کے اخبار "تیج" کے حوالہ سے جو آل انڈیا شدھی سبھا کا آرگن ہے اور دہلی سے شایع ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ:-

"اجمیری دروازے کے قریب شو مندر کے بتوں کو کسی نامعلوم شخص نے توڑ ڈالا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ اس واقعہ کو پندرہ دن ہو چکے ہیں۔ مگر اس کا پتہ اب چلا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مندر کے احاطہ کی دیوار کی بابت ہندو مسلمانوں میں کچھ تنازع ہو گیا تھا۔ اور عدالت نے ہندوؤں کے حق میں فیصلہ کیا۔ رپورٹر مذکور مظہر ہے کہ عام خیال یہ ہے کہ یہ فعل کسی مسلمان کا ہے"

شو مندر کے بتوں کے توڑنے کا الزام مسلمانوں پر لگایا گیا ہے۔ (ا) اسلئے کہ اس بت خانہ کے ہمسایہ مسلمان ہیں (ب) مسلمانوں اور ہندوؤں میں اس بت خانہ کے احاطہ کی ایک دیوار کے متعلق مقدمہ بازی ہوتی رہی ہے۔ جس کا فیصلہ ہندوؤں کے حق میں ہوا۔ لہذا الزام لگانیوالوں کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ بت شکنی کا یہ فعل مسلمانوں کا ہے۔ مگر ہماری رائے اس کے خلاف یہ ہے کہ یہ کام کسی آریہ کا ہو گا۔ کیونکہ آریہ سماج کے بانی نے مورتی پوجا کے خلاف اپنی قلم سے وہی کام کیا ہے۔ جو کہا جاتا ہے کہ محمود غزنوی نے سومناتھ میں کیا تھا۔ محمود غزنوی کا اس بت شکنی کا یہ اثر ہے۔ کہ آریہ سماج میں مورتی پوجا نہایت لعنت کا کام خیال کیا جاتا ہے۔ اور مورتی پوجا کے خلاف مضامین سے ستیارتھ پرکاش پر ہے۔ پس پنڈت دیانند کی تعلیم کے مطابق ہر ایک آریہ کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے مورتی پوجا کو مٹائے۔ کیونکہ پنڈت دیانند صاحب ہندوؤں کے تنزل اور شکست کھانے کا باعث یہ لکھتے ہیں کہ:-

"اسمیں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کی روز مرہ سخت تنزلی اور پتھر وغیرہ کے بتوں کی پرستش کرنیوالوں کی شکست انہی کرموں کے باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ کا پھل تکلیف ہی۔ انہی پتھر وغیرہ کے بتوں کے بھروسے بہت سا نقصان ہو گیا۔ جو تو پھوڑینگے تو روز مرہ زیادہ ہوتا جائیگا۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ صفحہ ۳۴۲ ایڈیشن چہارم)

اسلئے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے قرائن اس قسم کے قوی ہیں کہ شو مندر کے بتوں کا توڑنا کسی دیانند کے چیلے اور شردھانند کے کسی بھائی بند آریہ کا کام معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک ہندوستان کا تنزل اور شکست مورتی پوجا کے باعث ہے اب جبکہ مسلمانوں سے مذہبی مقابلہ ہے۔ وہ کیسے پسند کر سکتے ہیں کہ انکو شکست ہو۔ اسلئے انہوں نے شکست سے بچنے کے لئے غالباً بت شکنی کی ہے۔ اس بت شکنی سے دو فائدہ سوچے ہونگے۔ ایک تو اپنی فتح کے لئے نیک شگون حاصل کریں۔ دوسرے سناتنیوں وغیرہ کی ہمدردی حاصل کر کے انکو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا دیں۔

بس ہمارا خیال ہے کہ غالباً کسی آریہ نے مورتی پوجا کے خلاف اپنی عملی نفرت کا ثبوت دینے کے لئے شو مندر کے بت توڑ ڈالے اور پھر کچھ دے دلا کر مندر کے پجاری کو رضامند کر لیا کہ پندرہ دن تک یہ بت شکنی پردہ راز میں رہی پھر ستم یہ کیا کہ اس مقدمہ کے واقعہ سے فائدہ اٹھا کر خواہ مخواہ مسلمانوں کے سر ان بتوں کا توڑنا منڈھ دیا۔ بس آجکل کے حالات کو دیکھتے ہوئے اغلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شو مندر کے بتوں کا توڑنا شاید کسی آریہ ہی کا کام ہے واللہ اعلم

نیوگ سے گیارہ نہیں بلکہ دس بچے

انسان کا فرض ہے کہ اس سے اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے کسی کے متعلق غلط بات مشہور ہونے کا اندیشہ ہو تو اس غلطی کا اقرار کرے۔ ہم نے اپنے پچھلے کسی مضمون میں لکھا تھا کہ نیوگ کے ذریعہ آریہ عورت گیارہ بچے پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن آج ہم ایک ضرورت سے ستیارتھ پرکاش دیکھ رہے تھے اس میں نیوگ کا مضمون بھی سامنے آ گیا۔ وہاں پنڈت دیانند صاحب نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ نیوگ کے ذریعہ کتنی اولاد پیدا کرنی چاہیئے چنانچہ آپ نے حصہ وار تقسیم کر کے میزان دس بتائی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

کیا ہم اپنے عہد پر استوار ہیں؟

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

✻ ۱۳ اپریل ۱۹۲۳ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں بوجہ بیماری کے نہ زیادہ اور نہ اونچا بول سکتا ہوں۔ مگر میری ذمہ واری بہت بڑی ہے۔ جو مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ میں آپ لوگوں کو ان فرائض کی طرف توجہ دلاؤں جو خداتعالیٰ کی طرف سے آپ پر لگائے گئے ہیں۔

ہم لوگ مسلمان ہیں اور پھر ہم لوگ احمدی ہیں۔

ہمارا خدا

اس کے معنے یہ ہیں کہ اسلام کی وہ حقیقت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا پر واضح اور ظاہر فرمائی۔ اور بعد میں وہ دنیا سے مخفی ہو گئی حضرت احمد علیہ السلام کے ذریعہ سے پھر ہم کو نصیب ہوئی۔ اور ہم نے اس کو پایا۔ بلحاظ مسلمان اور احمدی ہونے کے ہم وثوق رکھتے ہیں۔ کہ جس خدا کو ہم مانتے ہیں۔ وہ زندہ ہے مردہ نہیں۔ ہم کسی قوم کی طرح یہ نہیں کہتے۔ کہ خدا پہلے بولتا تھا۔ مگر اب نہیں بولتا۔

ہم دوسری قوموں کی طرح یہ نہیں کہتے کہ کسی وقت اللہ کے قرب کے دروازے کھلے تھے۔ مگر اب نہیں۔ ہم دوسری قوموں کی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ کسی زمانہ میں خدا کی قدرتیں ظاہر ہوتی تھیں۔ مگر اب نہیں۔ ہم دوسری قوموں کی طرح یہ نہیں مانتے۔ کہ خداتعالےٰ نے قانون قدرت بنا کر خود دستکشی کر لی ہے۔ اور اب معطل ہو بیٹھا ہے ہم نہ تو بعض نادان اور جاہل قوموں کی طرح خدا کو بندوں کی طرح محدود اور مقید مانتے ہیں۔ اور اس کے لئے مرنا اور پیدا ہونا اور کھانا پینا تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ خداتعالےٰ کی صفات کبھی نہ تھیں اب ہو گئی ہیں۔ بلکہ ہم اس کی صفات ہمیشہ سے مانتے ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی ذات بیٹا پیدا کرنے سے پاک ہے۔ کسی انسانی یا حیوانی وجود کا جامہ پہننا اس کی شان کے برخلاف ہے۔ مخلوق کے سامنے اگر آتا ہے۔ تو جلال جلوہ نمائی قدرت اور طاقتوری کے اظہار سے آتا ہے نہ انسانی جامہ میں ہو کر۔

اور ہم مانتے ہیں کہ وہ اب بھی بولتا ہے۔ جیسے پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی قدرت نمائی کرتا ہے۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔ جس طرح پہلے اس کے قرب کے دروازے کھلے تھے۔ اور مقرب لوگ اس کی نعمتوں کے وارث ہوتے تھے۔ اب بھی کھلے ہیں۔ اور وہی نعمتیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

دیگر اہل مذاہب سے ہماری علیحدگی

ہمارے یہ عقاید کوئی فروعی مسائل نہیں کہ ماننا یا نہ ماننا برابر ہو بلکہ یہ مسائل وہ ہیں کہ جن کی وجہ سے ہم نے مختلف قوموں سے لڑائی جھگڑا شروع کر رکھا ہے اور ان سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

ہندوؤں سے ہماری لڑائی ہے۔ تو انہی عقائد کی وجہ سے عیسائیوں سے ہماری جنگ ہوتی ہے۔ تو محض ان عقائد کی بنا پر۔

یہودیوں کا جو ہم سے جھگڑا ہے تو وہ بھی ان عقائد کی وجہ سے ہے سکھوں سے جو علیحدہ ہیں تو ان عقائد کی وجہ سے زرتشتیوں سے جو ہماری جنگ ہے تو ان عقائد کے لئے پارسیوں سے بھی ہماری لڑائی ان مسائل کے متعلق ہی ہے ورنہ ہم سب ایک دادا کی اولاد ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ہم نے ان سے قطع تعلق کر لیا ہے۔؟ محض ان عقائد کی وجہ سے پھر انہی عقائد میں سے بعض کی وجہ سے مسلمان کہلانے والے ہم سے جدا ہیں۔

اگر یہ عقاید نہ ہوں تو ہم میں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ اختلاف اور جھگڑے کی بنیاد یہ عقائد ہیں اسی وجہ سے ہم نے ان سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ کیونکہ جب کسی کے عقائد گندے ہوں تو اس سے مجبوراً علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔

پس یہ فروعی باتیں نہیں بلکہ اصول اور نہایت اہم امور ہیں۔ جن کی خاطر ہم نے ساری دنیا سے جنگ چھیڑی ہوئی ہے

ہر حالت میں ہمارے فرائض

تو اب اگر ان عقائد میں ہی ہم کمزور ہوں اور ان سے عملی فائدہ کوئی نہ اٹھائیں تو ہم سے بدقسمت اور بدنصیب کون ہوگا۔

اس شخص کی بدبختی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے جو ان عقائد کے لئے تو دنیا بھر سے لڑائی کرے۔ مگر ان سے عملی فائدہ کے حصول کی کوشش نہ کرے۔ ایسا شخص یقیناً ایک حقیقت کو چھوڑتا ہے۔ مثلاً اگر ہم ہندوؤں یا عیسائیوں سے تعلق رکھیں تو جو فوائد ہم کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ ایک حقیقت ہے۔ یا جو فوائد یہودیوں اور زرتشتیوں اور غیر احمدیوں سے ملنے سے ہم کو مل سکتے ہیں۔ وہ ایک واقعی حقیقت ہے۔ لیکن اگر ہم ایک لفظ کی کوئی حقیقت معلوم کر لیں اور اس کی کنہ کو پا لیں تو یہ صرف ایک لفظی فائدہ ہے۔ اور لفظی فائدہ حقیقی نہیں ہوتا۔

تو اب سوچ لو۔ کہ اگر ان عقائد سے ہم نے صرف لفظی فوائد ہی حاصل کئے ہیں۔ تو کیا فائدہ۔

یاد رکھو حقیقی فوائد تب ہی قربان کئے جاسکتے ہیں جب ان سے بڑھ کر ملیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ تم نے ان عقائد کو کہاں تک گلے کا ہار پہنایا ہے۔ اور کیا شک ان سے حقیقی فائدہ اٹھایا۔ ہمارا اگر غیر احمدیوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ [illegible] ہے۔ جس طرح کہ پہلے کیا کرتا تھا۔ تو اس سے ہم نے عملی فائدہ کیا اٹھایا اگر کہو۔ کہ ہم اپنی مصائب میں اس سے دعا کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو کہ ذاتی مصائب اور تکالیف کے وقت تو دہریہ بھی خداتعالےٰ کی طرف توجہ کر لیتا ہے۔

✻ افسوس ہے کہ جن صاحب نے یہ خطبہ میری عدم موجودگی میں قلمبند کیا تھا ان کی علالت کے باعث معرض تعویق میں رہا۔ (انچارج)

میں نے بارہا مثال سنائی ہے کہ ۱۹۰۵ء میں جب زلزلہ آیا تو لاہور میں ایک ہندو تھا جو دہریہ تھا۔ وہ زلزلہ سے گھبرا کر رام رام کہتا ہوا بھاگا۔ جب زلزلہ ختم ہوگیا تو اس سے دریافت کیا گیا کہ تو تو کہا کرتا تھا کہ خدا کوئی نہیں اب یہ کیا ہوگیا۔ اس نے کہا عادت تھی۔ منہ سے نکل گیا۔ حالانکہ اصل میں عادت نہ تھی وہ تو خدا کو برا بھلا کہا کرتا تھا ذاتی طور پر خطرہ دیکھ کر بے اختیار رام رام بول اٹھا۔ کیونکہ خطرہ کے اہم خیال نے مصنوعی خیالات کو دبا لیا اور انسان کے اندر جو مخفی شہادت ہستی باری تعالے کی ہے وہ منہ پر جاری ہوگئی۔ مگر وقت گذر جانے پر پھر کچھ نہیں۔

ہر حال میں خدا سے پیوند

پس ذاتی مصائب میں خدا کی طرف توجہ کرنا مومن سے خصوصیت نہیں رکھتا۔ بلکہ ایسے اوقات میں تو دہریہ بھی اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔

حقیقی یقین اور ایمان اور وثوق کا اس وقت پتہ لگتا ہے۔ کہ جب قومی مصائب میں انسان خدا کی طرف توجہ کرے۔ جو قوم ایسے اوقات میں خدا تعالے کیطرف رجوع کرتی ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ وہ اس بات کو ثابت کردیتی ہے۔ کہ اس کا اللہ تعالی سے کیا تعلق ہے

مسلمانوں اور ہندوؤں میں کیا نہیں ؟ یہی تو کہ وہ قومی مصائب میں دعا نہیں کرتے۔ بلکہ الٹے سادہوؤں اور قبروں سے جا کر منتیں مانگتے ہیں۔ ہم لوگ ان عقائد کے لئے سب دنیا سے جنگ کر رہے ہیں۔ اگر ان سے پورے طور پر فائدہ نہ اٹھائیں تو بہت افسوس کا مقام ہوگا۔

ہم غافلوں کی نقل نہیں کر سکتے

میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خاص طور پر دعاؤں میں لگ جائیں۔ ساری دنیا اس وقت حملہ کر رہی ہے۔ کئی سالوں سے عیسائی لوگ اس کوشش میں تھے۔ کہ کب موقعہ ملے تو مسلمانوں کو کھا جائیں۔ چنانچہ اب انہوں نے بھی حملہ کر دیا ہے۔ اور یہ [illegible] سے مدد کر رہے ہیں۔ یہ جو کچھ ہے مسلمانوں کی اپنی سستی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔ مگر ان کو تو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کو اس بات کا کوئی فکر نہیں کہ [illegible] کہ ادھوں عیسائی بن جائیں۔ ان باتوں کا اصلاح [illegible]

کا دکھ اگر کسی کو ہو سکتا ہے تو وہ ہم ہی ہیں۔ کہ جنہوں نے مذہب کو مذہب سمجھ کر قبول کیا۔ اور حقیقت دیکھ کر مانا غیروں کو کیا درد ہے۔

مسلمانوں پر اقوام کی یورش

دوسری طرف ہندوؤں کو دیکھو کہ جن میں کبھی ایک آدمی بھی شامل نہ ہوتا تھا۔ آج ہزاروں کو اپنے اندر داخل کر رہی ہے۔ وہ قوم جس میں سے ہمیشہ لوگ جاتے رہے ہیں۔ اور کبھی شامل نہیں ہوئے وہ بھی اسلام کو ملیامیٹ کرنے کی فکر میں ہے۔

مسلمانوں کی حالت اس وقت بالکل بے بسی میں ہے۔ یہ حملہ بالکل نیا اور خطرناک ہے۔ جس کا مسلمانوں کو کوئی علاج نہیں سوجھتا۔ پھر سکھوں نے بھی حملہ کرنا شروع کردیا ہے۔ بہت جگہ سے اطلاعیں آرہی ہیں۔ کہ بہت سے مسلمان سکھ ہو رہے ہیں۔

یہودی قوم نے بھی تبلیغ کا فیصلہ کردیا ہے اور شام میں شروع بھی کردی ہے۔

پس ایسے وقت میں مسلمانوں کی حالت بالکل ایسی لاوارث مال کی ہے۔ جس کو ڈاکوؤں کی جماعت تقسیم کر رہی ہو۔ اور اسلام ایک بے بسی کی حالت میں ہے اب ہماری جماعت اگر اپنے دعاوی میں صادق ہے تو اس کا فرض ہے کہ اسلام کی حمایت میں نکل پڑے۔

موجودہ حالات کی نزاکت میں ہماری جماعت کا تکیہ گاہ

پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس موقعہ کی خصوصیت کے لحاظ سے دعاؤں میں مصروف ہوجائیں ہمارے پاس طاقت قوت مال و دولت کچھ نہیں۔ صرف خدا کی ذات ہے جس سے ہم یہ کام کروا سکتے ہیں۔ کام کرنا تو اسی کا کام ہے مگر اس نے ہم کو سامان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ہمارے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ظاہری سامان چندہ وغیرہ بھی مہیا کردیں۔ اگر خدا تعالے کا حکم ہوتا تو اتنے بڑے دشمن کے مقابلہ میں ہم یہ بھی سامان کرنا ہنسی سمجھتے۔ اور اس کو جنون خیال کرتا اگر خدا کے حکم کے بغیر ہم ایسا کرتے تو میں اپنے آپ کو

پاگل سمجھتا۔ مگر کیا کریں۔ اللہ تعالے کا قانون یہی ہے کہ اس کی نصرت پورے سامانوں اور جدوجہد کرنے کے بعد آتی ہے تا کہ اخفا کا پردہ اٹھے۔ کیونکہ وہ نامحرموں سے پردہ کرتا ہے۔ جس طرح ایک عورت نامحرموں سے کرتی ہے۔ اسی طرح خدا بھی اپنے نامحرموں سے پردہ کرتا ہے۔ اور ان سے مخفی رہتا ہے۔ جب تک کہ خود انسان کوشش کر کے اس پردہ کو چاک نہ کردے۔

پس یہ اس کی سنت ہے۔ کہ وہ قدرت نمائی اسی وقت کرتا ہے۔ جب ظاہری سامانوں سے کام لیا جائے تا اس نصرت میں اخفاء کا رنگ پیدا ہوجائے۔ مومن بھی سامانوں سے کام لیں۔ مگر جو نتائج ان کے نکلتے ہیں۔ ان کے ساتھ تائید غیبی ہوتی ہے۔

جب تک کسی کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت نہ ہو۔ تو وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اور چھوٹے سے چھوٹا کام بھی اس کے فضل پر موقوف ہے۔ جب تک خدا کا فضل دستگیری نہ کرے تو انسان کچھ نہیں کرسکتا۔ پس میں جماعت کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اہمیت کے مناسب دعاؤں میں لگ جائیں۔ ان کے دل کو ٹھیس لگے۔ اور دل سے آہیں نکلیں۔ جو خدا کے فضل کی جاذب ہوں۔ ان کو ایک اور صرف ایک ہی امیدگاہ نظر آوے اور ان کی مصیبت کا ماویٰ و ملجا صرف اللہ کی ذات ہو۔ یہ بات حاصل ہوجائے۔ تو اصل ایمان اور وثوق یہی ہے پھر اگر ساری دنیا بھی تم سے جھگڑتی ہے اور خدا تمہارے ساتھ ہے۔ تو وہ دھوکہ خوردہ ہے۔ کیونکہ تمہاری پشت پناہ وہ ہستی ہے۔ جس کی قدرتوں کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

کامیابیوں کی کنجی نصرت الہٰی ہے۔ اور وہ اس کے ساتھ محبت اور تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور توکل کرنے اور اس کے آستانے پر گر جانے سے ملتی ہے اگر تم ایسا کرو۔ تو خدا تمہارے لئے جلال دکھائیگا اور قدرت نمائی کریگا۔ اور جس طرح تمہاری ذاتی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ تم کھانا مانگتے تو تمہیں کھانا دیتا ہے تم پیئیں پینا مانگتے ہو۔ اور تم کو ستر ڈھانکنے کی حاجت ہوتی ہے۔ تو وہ تم کو پینے کے اور ستر ڈھانپنے کے سامان دیتا ہے۔ تمہیں رشتہ داروں کے لئے اپنے لئے مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ تمہاری جائداد سے

مدد کرتا ہے۔ اسی طرح وہ تمہاری قومی مصائب کو دور کریگا اور تم ان تکالیف سے نجات پاؤ گے ❊

وہ تمہیں نصرت دیگا۔ اور یقیناً دیگا۔ اگر تم یقین کرو۔ اور اس کی ذات پر توکل کرو۔

پس اسجگہ کے احباب بھی اور باہر کے لوگ بھی خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اور آگے سے بہت بڑھ کر کریں کیونکہ ہر ایک وقت اور کام کے لئے الگ الگ ضرورت ہوتی ہے ❊

قوت موازنہ اور خدا سے استمداد

اللہ تعالیٰ نے انسان میں ایک قوت موازنہ رکھی ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اندازہ کرتی ہے۔ کہ کس کام کے لئے کتنی ضرورت ہے اور کتنی طاقت خرچ کرنی چاہیئے۔ یہ حس حواس خمسہ سے زائد ہے۔ مثلاً اگر ایک سوئی اٹھانی ہو تو اس کے لئے ایک جوش اور قوت کی ضرورت ہے مگر ایک من کے اٹھانے کے لئے جو جوش اور قوت درکار ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہے ایک سوئی کے لئے الگ تیاری ہوتی ہے۔ اور ایک من کیلئے الگ۔ پس یہ قوت موازنہ ہے۔ جو انسان کو ہر کام کے وقت صحیح اندازہ بتاتی ہے۔ اور اس طرح انسان کی طاقتیں محفوظ رہتی ہیں۔ وہ ضرورت سے زیادہ طاقت خرچ نہیں کرتا۔ اور جس کام کے لئے زیادہ قوت خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے تھوڑی طاقت خرچ کر کے انسان ناکام نہیں رہ جاتا ہے۔ بلکہ ہر کام کے مناسب طاقت خرچ کر کے کامیاب ہو جاتا ہے ❊

اس میں شک نہیں۔ کہ مومن ہر وقت دعائیں کرتا ہے۔ مگر جس طرح ایک من بوجھ اٹھانے کے لئے اگر کوئی شخص سوئی کی طاقت خرچ کریگا۔ اور اس کو اٹھانے لگیگا۔ تو اس کی طاقت ضائع جائیگی۔ اور معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس کے موازن میں فرق آگیا ہے۔ جس طرح سننے کی طاقت ہوتی ہے جس سے انسان سنتا ہے جب وہ [illegible] ہو جاتی ہے۔ تو اس کو بہرہ کہتے ہیں اسی طرح اگر تھوڑی طاقت سے بڑا کام کرنے کا ارادہ کرے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس میں موازنہ کی حس نہیں یا کمزور ہو گئی ہے۔ اور باطل ہو گئی ہے ❊

بے شک ہماری جماعت دعائیں کرتی ہے۔ مگر آج جو کام در پیش ہے۔ اس کا سینکڑواں حصہ بھی پہلے نہ تھا۔ پس پہلے جو ہم دعائیں کرتے تھے۔ وہ اس وقت بہت تھوڑی ہیں۔ اس سے بہت بڑھ چڑھ کر دعائیں کرو۔ اور گریہ وزاری میں لگ جاؤ۔ تا خدا تعالیٰ کی نصرت تمہارے شامل حال ہو ❊

موقعہ کے مطابق زور لگاؤ۔ جب تک تم پورے جوش اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرو گے تو تمہیں کبھی نصرت نہ ملیگی۔ اور تمہاری کوشش رائگان جائیگی ❊

یہ مت خیال کرو کہ پہلے بھی دعا کرتے تھے۔ کیونکہ میں بتا چکا ہوں۔ کہ وہ دعائیں اس وقت اس کام سے کوئی نسبت نہیں رکھتیں۔ اگر تم ایسا کہو۔ تو تم نے یقیناً اس کام کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا۔ پس تم اس کام کی اہمیت کے لحاظ سے دعائیں شروع کرو عجز وانکساری اختیار کرو ❊

اگر تم اس بات کو سمجھو

اگر ہماری جماعت اس بات کو سمجھ لے۔ تو ان پر رحمت الٰہی کے دروازے کھل جائیں۔ اور جس طرح اب مجھے اپنے سامانوں کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔ پھر دشمن پر ہنسی آئے کہ خدا کی ہستی ہمارے ساتھ ہے۔ مگر نادان دشمن ہمارا مقابلہ کرتا ہے۔ گویا بالکل ہی نقشہ بدل جائے۔ اور یہ صرف دعاؤں۔ عاجزی۔ خشوع وخضوع سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اور نفس پرستی چھوڑ دو ❊

اگر میری بات مان لو۔ اور ایسا درد اور جوش پیدا کرو۔ جو ایسے موقعہ پر کرنا چاہیئے۔ اور خدا سے مدد مانگو تو دشمن کی ہستی ہی کیا ہے۔ جو تمہارے سامنے ٹھہر سکے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ [illegible] وقت فاتح مغلوب اور مغلوب فاتح بن جاتے ہے۔ اور یہ حالت صرف نصرت الٰہی پر منحصر ہے۔ دنیا تو ہم پہلے ہی کھو بیٹھے ہیں۔ اگر خدا بھی نہ ملے۔ تو ہماری یہی مثال ہو گی۔

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

پس تم پورے طور پر دعاؤں میں مصروف ہو جاؤ۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے احباب خصوصیت سے دعا کرینگے۔ اور دعا سے ہی فیضان کے منبع کی قدر پیدا ہوتی ہے۔ صرف منہ سے کہنا کہ خدا تعالیٰ سنتا اور بولتا ہے۔ اور قدرت نمائی کرتا ہے۔ صرف دعاوی ہیں۔ جب تک ان کے ساتھ مشاہدہ نہ ہو۔ اور وہ مشاہدہ خدا کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دعائیں فضل کو جاذب کرتی ہیں۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اور عجز وانکساری کرو۔ اور سچے مومن کے کام کرو۔ تا یہ نشان پورے ہوں۔ اور خدائے واحد کا جلال ظاہر ہو۔ اور دنیا سے کفر وفسق مٹ جائے۔ اور دنیا میں امن وامان ہو۔ اور خالص توحید پھیل جائے۔ آمین

النظر

البلاغ

اس نام سے ایک اردو اور افریقی زبان میں اخبار زیر ادارت ملک احمد حسین صاحب نیروبی افریقہ سے جماعت احمدیہ کی طرف سے شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ ہمارے پاس اس اخبار کے دو نمبر پہنچے ہیں۔ ان میں سلسلہ کے متعدد مفید تبلیغی مضامین لکھے گئے ہیں۔ یہ اخبار امید ہے کہ افریقہ میں مفید کام کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس اخبار کو دیکھ کر ہمیں خوشی ہوئی۔ کہ اردو زبان افریقہ پر بھی اپنا قبضہ کئے ہوئے ہے۔ خط اور طباعت بہت معمولی درجہ کی ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس قدر دور [illegible] قیمت گو لکھی ہوئی نہیں۔ مگر [illegible]

ملک احمد حسین صاحب دفتر انجمن احمدیہ
نیروبی ۔ افریقہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

ہمارے عناد کے باعث ملکانوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرا رہے

علماء اسلام کی خطرناک پالیسی

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جو اعلان قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں خطرہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ اگر فتنہ ارتداد کے روکنے کے لئے غیر احمدی مبلغین گئے۔ تو بحث احمدی اور غیر احمدی کا سوال پیدا کر کے بعض لوگ فتنہ و فساد کھڑا کر دینگے۔ اور آریوں سے لڑنے کی بجائے آپس میں الجھ بیٹھیں گے۔ اسوقت ہمیں دردمندان اسلام نے یقین دلایا تھا۔ کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اور یہ لوگ اپنے خیالات پر غور کرتے ہوئے جو کچھ کہہ رہے تھے۔ سچ کہہ رہے تھے۔ مگر افسوس کہ تازہ حالات بتا رہے ہیں۔ کہ جس امر کا خوف تھا۔ وہ رونما ہو چکا ہے۔ اور بیرا نا تجربہ کار اشخاص اپنی کوششوں کو باطل ہوتا ہوا دیکھ کر اسلام کے دشمنوں کی حمایت میں اسلام کا دم بھرنے والوں کے دلوں میں دوست نما دشمنی کے خیالات پیدا کرنے لگا ہے ؎

ہماری جماعت کی طرف سے جو اعلانات اور رپورٹیں اس وقت تک فتنہ ارتداد کے متعلق شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان کی غرض غافلوں کو جگانا اور بیدار کرنا تھی۔ ہم اہل جرائد کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ ان کوششوں میں انہوں نے ہماری اُمید سے بڑھ کر ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اور ہم ان کی اس مدد کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں انکو جزائے خیر دے۔ ہماری غرض جیسا کہ ہمارے مضامین سے ظاہر ہے۔ ہرگز کسی قسم کی امداد طلب کرنا یا لوگوں کی شاباش حاصل کرنا نہ تھی۔ لیکن افسوس کہ اخبارات کا ہمارے مضامین اور رپورٹوں کو شائع کرنا اور انکو نمایاں جگہ دینا ایک نا زیبا کام سمجھا گیا۔ اور بعض لوگ جنکو اسلام کے درد سے زیادہ اپنی ذاتی عزت کا خیال ہوتا ہے۔ ان کو یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ موقع کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض لوگوں نے نہایت نا روا طریق اختیار کیا۔ اور ہماری دشمنی اور حسد میں اسلام کے کام کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا ؎

جب تک کہ صرف نام و نمود کا سوال تھا۔ ہم خاموش رہے۔ بخندرہ میں ہمارے آدمی شدھی کے وقت پہنچے لوگوں کو سمجھایا بجھایا۔ اور وہ لوگ شدھی سے رُک گئے آریہ لوگ منہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ دوسرے دن ایک اور انجمن کے نمائندے وہاں پہنچے۔ اور جھٹ ایک اعلان کر دیا کہ بخندرہ کی شدھی ہمارے کام کا نتیجہ ہے۔ ہم خاموش رہے۔ ہم نے اس امر کو پسند کیا کہ لوگ ہمیں جھوٹا سمجھ لیں لیکن اس امر کو پسند نہ کیا۔ کہ اسلام کے کام کو نقصان پہنچے پھر ایک اور گاؤں میں ہمارے آدمی پہنچے۔ اور شدھی کو روکا۔ ہمارے آدمیوں کے ساتھ ایک اور انجمن کے واعظ صاحب بھی پہنچے۔ انہی نے جھٹ اعلان کر دیا کہ ہماری کوششوں سے شدھی رک گئی۔ یہ حرکت نا زیبا تھی۔ مگر چونکہ ہماری غرض شہرت نہ تھی۔ خاموش رہے کہ بہت اچھا ہے یہی نیک نامی حاصل کریں۔ اصل غرض تو کام سے ہے۔ انکو اس طرح چندہ مل جائیگا ہم نے کسی سے کچھ مانگنا تو ہے نہیں ؎

لیکن یہ بات بڑھتے بڑھتے اب ایسی صورت اختیار کر گئی ہے کہ اس سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اس کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے۔ الوز میں شدھی ہوئی۔ ایک سو باون ۱۵۲ گھروں میں سے ایک سو چھبیس گھر شدھی ہو گئے۔ صرف چھبیس ۲۶ گھر باقی رہے۔ ہم نے فوراً وہاں آدمی بھیج دئے۔ اور تاکید کی کہ شدھی شدہ لوگوں کو واپس لانے کی کوشش کرو۔ اسجگہ کے ہیڈ مبلغ ایک نومسلم جو عربی کے عالم اور طبیب بھی ہیں۔ مقرر کئے گئے۔ چونکہ پچھلے دنوں سے یہ تماشا ہو رہا ہے کہ آج لوگ آریہ ہوئے۔ کل پھر مسلمان ہو گئے۔ پرسوں پھر آریہ ہو گئے۔ اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ کام کو آہستہ اور خفیہ کیا جائے۔ اور جو لوگ واپس ہوں ان کا اظہار اسوقت کیا جائے۔ جبکہ وہ لوگ آریوں کے حملہ سے بالکل محفوظ ہو جائیں۔ اور آریہ ان کے مسلمان ہونے کا سنکر خواہ وہ کس قدر جوش سے یورش کریں۔ انکو واپس لینے میں ناکام رہیں۔ اس کوشش کے نتیجہ میں نو گھر واپس ہو گئے۔ اس عرصہ میں کسی انجمن کے نمائندے وہاں مستقل طور پر کام نہیں کر رہے تھے۔ امید تھی کہ اسی طرح سارا گاؤں واپس آ جائیگا۔ اور انشاء اللہ اسلام پر پختہ ہو جائیگا۔ پھر اعلان کیا جائیگا لیکن ایک انجمن کے نمائندے پھرتے پھراتے وہاں پہنچے اور جھٹ اخبارات میں اعلان کر دیا کہ فلاں جگہ اسقدر آدمی واپس لے لئے گئے ہیں اگر خالی شہرت کا سوال ہوتا تو ہم برداشت کر لیتے۔ لیکن انہوں نے اس اعلان سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور ہماری تین ہفتہ کی لگاتار کوششوں کو برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھی۔ افسوس ہے کہ ہمارے مولوی صاحبان یہ نہیں دیکھتے کہ آریہ لوگ اپنی کارروائیوں کو کس قدر مخفی رکھتے ہیں جب تک کوئی گاؤں مرتد نہیں ہو جاتا خود اس گاؤں کے لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا کہ کون کون لوگ شدھ ہونا چاہتے ہیں۔ اور یہی راز انکی کامیابی کا ہے تو گاؤں میں ساٹھ سے لیکر اڑھائی تین سو تک مرتدین کا اندازہ ہے لیکن شدھی سے پہلے گاؤں کے مکھیا لوگوں کا بھی خیال تھا کہ چار پانچ آدمیوں سے زیادہ شدھی ہونے کو تیار نہیں۔ الوز ہی کا حال دیکھیں وہاں مسلمانوں کو مجتمع دیکھ کر آریوں نے ظاہر کر دیا کہ شدھی رک گئی۔ ہمارے نمائندے بھی باوجود تجربہ کار ہونے کے اس دھوکے میں آ گئے۔ دوسرے دن میدان خالی پاکر قریباً سب گاؤں کو شدھی کر لیا۔ غرض دشمن نہایت ہوشیاری سے کام لے رہا ہے اور اسکے مقابلہ میں ہمیں بھی عقل سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ہوشیاری سے کام نہ لینگے تو یقیناً ناکامی اور نامرادی کو دیکھینگے۔

ہمارے آقا اور سردار صلے اللہ علیہ وسلم باوجود سب نبیوں سے افضل ہونے کے دشمنوں کے مقابلہ میں ہر قسم کی جائز تدابیر کو کام میں لائے۔ اور بعض دفعہ اخفاء کو اس قدر مدنظر رکھتے کہ سالار لشکر کو بھی نہ بتاتے کہ اس نے کس جگہ جانا ہے بلکہ خط دیدیتے کہ راستہ میں جاکر اس کو پڑھ کر معلوم کرے کہ اسے کہاں اور کس لئے جانا ہے۔ تو ہم لوگ تدابیر ظاہری سے کس طرح مستغنی ہو گئے۔ اگر شہرت پسندی کا یہی حال رہا۔ تو کامیابی موہوم ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔ یہی شہرت پسندی اور حسد ہی اب تک ہماری کامیابی کے راستہ میں روک بن رہا ہے۔ ہم اس امر کے لئے تیار نہیں کہ اپنی کسی کارروائی کو شائع نہیں کرینگے۔ جو چاہے اسے اپنی طرف منسوب کرے۔ اور ہم نے اس امر کی ہدایت بھی صدر دفتر آگرہ کو دیدی ہے۔ کہ وہ رپورٹیں شائع کرنی سوائے خاص ضرورت کے بند کر دے۔ لیکن ہم دوسرے لوگوں سے بھی باادب درخواست کرتے ہیں کہ اسلام کی خاطر اس نقصان رسان طریق کو بند کیا جائے۔

دوسرا خطرناک فساد یہ شروع ہے۔ اور روز بروز بڑھ رہا ہے کہ ہماری کوششوں سے ناخوش ہو کر خانہ جنگیوں کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ گو شروع سے ہی ہمیں اس امر کا خوف تھا۔ مگر پھر بھی دل میں امید کی ایک جھلک پیدا ہوتی رہتی تھی کہ شاید یہ خوف بے بنیاد ثابت ہو۔ زمانہ کی نزاکت کو محسوس کرکے ہمیں آریوں کا مقابلہ کرنے کا موقع دیدیا جائے۔ اور ہماری پیٹھ میں چھری نہ بھونکی جائے۔ مگر افسوس کہ یہ امید کی حقیقت جھلک خواہش کا نتیجہ ثابت ہوئی۔ ابھی ہمارے آدمی آگرہ پہنچے ہی تھے۔ کہ ایک مشہور مولوی صاحب ایک مشہور ملکانہ لیڈر کو ایک طرف لے گئے۔ اور کہا جس طرح ہو سکے۔ ان احمدیوں کو اس جگہ کام کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ یہ آریوں سے بدتر ہیں۔ اس خدا ترس انسان نے جواب دیا کہ مولوی صاحب آپ کی آنکھوں پر اپنے چند اصول کی عینک لگی ہوئی ہے۔ اور میری آنکھ پر اپنی قوم کی محبت کی عینک لگی ہوئی ہے۔ مجھے یہ درد ہے کہ وہ کلمہ پڑھتے رہیں۔ خواہ کچھ ہیں بس میں آپ سے متفق نہیں ہو سکتا۔ یہ واقعہ خود ان بزرگ نے ہمیں سنایا ہے۔ لیکن ابھی ہم دونوں صاحبوں کا نام ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ انہی مولوی صاحب نے قادیان کے جلسہ غیر احمدیان پر کہا کہ میں ان لوگوں کو (احمدیوں کو) چوبیس گھنٹہ میں وہاں سے نکالدوں گا۔ احباب گوجرانوالہ میں انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا ہے کہ آریوں اور مسیحیوں سے ان کی صلح ہو سکتی ہے لیکن احمدیوں سے نہیں ہو سکتی۔

اگر میدان جنگ سے باہر باہر یہ بات رہتی تو ہمیں چنداں پرواہ نہ تھی لیکن افسوس کہ یہ فتنہ وہاں بھی پیدا ہو رہا ہے۔ متھرا میں فتنہ ارتداد زوروں پر تھا۔ انجمن نمائندگان نے اس علاقہ میں ہمیں جانے کو کہا۔ ہمارے آدمی جب چلے گئے۔ تو مولویوں کے زور پر وہاں جانے سے ہمیں روکا گیا۔ مگر اس کا جواب ان کو یہ دیا گیا۔ کہ اب ہمارے آدمی جا چکے ہیں۔ اس قدر خرچ کے بعد جو آپ کے کہنے سے کیا گیا ہے۔ ان کو ہٹانا درست نہیں۔ نوگانواں جو سب سے زیادہ بااثر شہر ہے۔ وہاں ان لوگوں نے مرکز بنایا۔ اس جگہ ایک انجمن کے نمائندے مدتوں سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ مگر اس کی مسجد میں ایک کتیا رہتی تھی۔ اور گدھے پاخانے کرتے تھے۔ مسجد کو صاف کرا کے اسمیں نمازیں شروع کی گئیں۔ تو اس کو ناپسند کیا گیا۔ اور اس جگہ سے نکالنے کی تجاویز ہونے لگیں۔ ایک صاحب کو سکھا کر بھیجا گیا۔ کہ جا کر ان لوگوں سے پوچھو۔ آپکا مذہب کیا ہے؟ ہمارے نمائندے نے بار بار کہا کہ ہمیں اختلافی مسائل چھیڑنے کی اجازت نہیں۔ مگر پھر بھی سوال کروائے گئے۔ اس لئے کہ یہ بحث چھڑ جائے۔ تو شاید ان لوگوں کو یہ جگہ خالی کرنی پڑے۔ ان صاحب نے بہت زیادہ احتیاط سے کام لیا۔ ورنہ ایسے موقع پر اپنے سلسلہ کے عقائد کا بیان کرنا غیر مناسب تھا۔ اور نہ ہمارا اعلانوں کے خلاف تھا۔ مگر بہرحال انہوں نے احتیاط سے کام لیا۔ اسی واقعہ سے خوب ظاہر ہو جاتا ہے کہ کس طریق سے اس اہم کام کو اپس کی تو تو میں میں سے نقصان پہنچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ سوال کرنے والے صاحب جنہوں نے بعد میں خود بتا دیا کہ ان کو مولوی صاحب نے سکھا کر بھیجا تھا ان کا نام اور پتہ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ ایک نوگانوں کا ملکانہ ہمارے مبلغ اعلیٰ کے پاس آیا۔ اور آن پوچھا۔ آپ لوگ کس انجمن کے ملازم ہیں۔ یہ جواب سنکر کہ ہم ملازم نہیں۔ خدا کیلئے اس کام کیلئے آئے ہیں۔ کہنے لگا کہ فلاں مولوی صاحب کہتے تھے کہ ان کے ساتھ جو طبیب ہے اس کی عادت ہے کہ زہر دے کر مار دیا کرتا ہے۔ اسی لئے ان لوگوں نے اسکو ساتھ رکھا ہوا ہے۔ اس سے علاج نہیں کروانا چاہئے۔ پھر کہنے لگا۔ مگر مولوی صاحب ہم ملکانے بیوقوف نہیں ہیں۔ ہم سمجھ گئے کہ یہ کسی اور انجمن کے آدمی ہونگے۔ ان کی غرض یہ ہے کہ یہ لوگ ان سے تعلق نہ رکھیں۔ آہ! اس خطرہ کیوقت اس قسم کی کارروائیاں۔

فرخ آباد اور ایٹہ سے ایسی بہت سی رپورٹیں ہمارے پاس پہنچ چکی ہیں کہ اختلافی مسائل چھیڑ کر ہمارے آدمیوں کو الجھایا جاتا ہے۔ بہت سا میدان کام کا خالی پڑا ہے۔ لیکن مولوی صاحبان صرف انہی جگہوں پر جا کر ڈیرا جاتے ہیں جہاں ہمارے آدمی پہلے سے کام کر رہے ہیں۔

ہم اس جگہ یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ سب مولوی صاحبان اسی طرح نہیں کر رہے۔ بعض مولوی صاحبان نہایت ہمدردی سے مگر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایٹہ سے ایک مبلغین کیطرف سے اطلاع ملی ہے کہ ان کے قرب و جوار میں جو مولوی کام کر رہے ہیں۔ وہ اسوقت تک ان سے ہمدردانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ اور ہم ایسے سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ سچی ہمدردی رکھنے والے ہیں۔ اور یہی لوگ اپنے اعمال کا نیک بدلہ پائینگے۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقلال عنایت فرمائے۔ آمین۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے بار بار کے اعلان اتحاد کے معنے بعض مولوی صاحبان نے یہ سمجھے ہیں کہ ہم ان سے ڈرتے ہیں۔ حالانکہ ہم ان سے نہیں ڈرتے ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ آپس کے اختلافوں میں پڑ کر یہ قوم جو پہلے مسلمانوں کے دست تغافل سے دکھ اٹھا چکی ہے۔ مرتد نہ ہو جائے۔ لیکن اگر ان امور کی اصلاح نہ ہوئی اور کسی وقت ہمیں معلوم ہوا۔ کہ صلح جنگ کی نسبت زیادہ خطرناک ہے اور اس اندرونی چھیڑ چھاڑ کا اثر ملکانہ قوم پر ظاہری اختلاف سے زیادہ برا پڑتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی صاحبان کا چیلنج قبول کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اخر العلاج الکی۔ مگر ہم امید کرتے ہیں کہ دردمندان ملت اسلامیہ اس نوبت کے آنے سے پہلے ہی اس مفسدہ کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائینگے۔ اور راجپوت لیڈر اپنی قومی ہمدردی کو ذاتی اختلافات پر ہرگز قربان نہیں کرینگے۔ ان کا پچھلا رویہ ہمیں آئندہ کیلئے بہت کچھ امید دلا رہا ہے۔ خدا کرے۔ یہ امید درست ثابت ہو۔ چونکہ ہماری غرض تو یہ ہے کہ کسی طرح یہ فساد دور ہو۔ اسلئے ہم مطابق ارشاد امام جماعت احمدیہ یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ اگر ایک کمیٹی سمجھدار اور فہیم لوگوں کی جو علماء کے گروہ سے نہ ہو۔ مثلاً راجپوت لیڈران جناب حکیم اجمل خاں صاحب حاذق الملک دہلوی۔ سر ذوالفقار علی خانصاحب۔ آنریبل سید رضا علی خاں صاحب یا ایسے ہی دوسرے لوگ جو مذہبی مباحثات کے چکر میں پڑ کر اس وسعت قلبی سے محروم نہیں ہو گئے جو اس موقع پر آب حیات سے زیادہ ضروری ثابت ہو رہی ہے یہ فیصلہ کر دے کہ دوسرے مولوی صاحبان اب اس کام کو باحسن وجوہ سنبھال لینگے اور ہماری اس میدان میں ضرورت نہیں۔ تو ہم باوجود ہزاروں روپیہ خرچ کر چکنے کے اپنے آدمیوں کو وہاں سے ہٹا لینگے۔ اور کسی اور جگہ پر دشمنان اسلام کا مقابلہ شروع کر دینگے۔ اور اس صورت میں خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم ذمہ دار نہیں ہونگے۔ کیونکہ ہمنے اس بدقسمت قوم کے بچانے کیلئے جو کچھ ہمارے امکان میں تھا کر دیا۔ مگر ہمارے راستہ میں ایسی مشکلات پیدا کی گئیں کہ ہمارے رہنے سے زیادہ نقصان پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس اعلان سے دشمن خوش ہوگا۔ لیکن چونکہ ہمیں یقین ہے کہ اس کا نیک نتیجہ بھی پیدا ہوگا۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کے منصوبوں کو توڑنے والا ہوگا۔ جس طرح ہمارا وہاں ٹھہرنا اس کے حق میں مضر ۔۔۔

اشتہار

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

سانپ اور بچھو کے کاٹے سے مت ڈرو

چونکہ

قرص دافع زہر بچھو و سانپ تیار ہو گئے ہیں

چونکہ موسم گرما میں بچھو و سانپ کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں۔ اور بر وقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور رہتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی تکلیف میں کوئی خاص کمی نہیں ہوتی ہے لہذا پبلک کے نفع و آرام کی خاطر حضرت حکیم صاحب نے یہ قرص جو کہ سانپ و بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئے ہیں۔ اور جن کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے مشتہر کئے ہیں۔ پس ایسی نفع بخش دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تاکہ وقت بیوقت رات بیرات کام آئے۔ اور جو مریض کہ ہمارے شفاخانے میں آ جاتے ہیں ان کو۔ تو مفت ہی یہ قرص لگا دئے جاتے ہیں۔ البتہ دور رہنے والے خواہشمند منگوا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت بارہ ۱۲ قرصوں کی ایک روپیہ مع ترکیب استعمال خرچ پارسل ذمہ خریدار۔

المشتہر

مہتمم شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ محلہ یلجا پالی
مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار
معالج امراض کہنہ متصل چوک اسپان
شاہ علی بنڈہ حیدر آباد

دکن

موتیوں کا سرمہ

شاہی حکیم حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جو کہ علم طب کے بادشاہ تھے۔ "یہ موتیوں کا سرمہ" آپ کا مجرب ہے اور آپ سفر و حضر میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے تھے خارش آنکھ خشک و تر ضعف بصر پھولا۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ سفیدی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ ریتیں۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کیلئے یکساں مفید ہے۔ اگر حسب ترکیب ایک ہفتہ کے لگاتار استعمال سے کسی صاحب کو کچھ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ شہادت پر سرمہ واپس لیکر قیمت لوٹا دیجا دیگی اس لئے کہ امیر و غریب اس تحفہ بے بہا سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت صرف ہر/ فی تولہ علاوہ محصولڈاک یہ ایک تولہ سال بھر کے لئے مفید ہے۔ ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ نور قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر برائے تسہیل ولادت

کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے۔ وقت پر جس کے استعمال سے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اور بعد تولید جو تین تین چار چار روز سخت درد ہوتا رہتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا وہ بھی نہیں ہوتا مخصص واپسی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر دریافت کریں قیمت معہ محصولڈاک ہے ربطو نمونہ معہ محصولڈاک عہ ملنے کا پتہ

ڈاکٹر منظور احمد موجد خضاب دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

تیرہ سو اکتالیس ۱۳۴۱ روپیہ انعام

کتاب محقق میں صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ دلائل درج ہیں۔ احمدیت کا چھوٹے سے چھوٹا ایک بھی ایسا مسئلہ نہیں۔ جو اس میں درج نہ ہو۔ تردید لکھنے والے کو ۱۳۴۱ روپیہ انعام ہیں۔ تقطیع ایسی کہ ہر وقت ہر احمدی کی جیب میں رہ سکے صفحات قریباً چار سو قیمت ایک روپیہ مجلد عہر

منگوانیکا پتہ

منیجر اخبار اتفاق دہلی

تریاق چشم اور سارٹیفکیٹ

نمبر ۱ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ سول سرجن صاحب (کیمل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس۔ انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم بندہ تسلیم

تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳۔ اخبار ذوالفقار (شیعہ) لاہور بعنوان تنقید یہ ایک پوڈر ہے۔ جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اس کو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو ایام گرمیوں سے آشوب کیوجہ سے ککرے پڑ گئے تھے۔ جس کی عمر ۸ سال کی ہے۔ تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی ایک اور بچے کو عرصہ دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا۔ مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے۔ بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے۔ ناظرین اس کو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بے ضرر اور فائدہ مند ہو سکے اس کے فوائد کے مقابلہ میں قیمت صرف فی تولہ کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ اس کی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ (۷ر) بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہ دولہ صاحب

604

کتب کے خریدنے کا نادر موقعہ ہے

ماہِ رمضان المبارک میں خاص رعایت

ایک روپیہ یا ایک روپیہ سے زائد کے خریدار کیلئے عید الفطر تک

نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نام کتاب	[illegible]	[illegible]
تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام					
درمکنون نظم	عہ	۱۲ر	دینیات احمدیہ بچوں کیلئے	۴ر	۳ر
درثمین اردو	۱۰ر	۸ر	اصلاح خاتون	۳ر	۲ر
خطبہ عید الفطر	۱ر	ار	تفسیر والعصر	ار	۴ر
تصدیق النبی رد عیسائیت	۵ر	۳ر	احمدی و غیر احمدی	ار	۱ر
پیغام صلح	۲ر	۱ر	چشمہ صداقت	۶ر	۴ر
لیکچر لاہور	۵ر	۳ر	تفسیر خزینۃ العرفان		
اسلامی اصول کی فلاسفی	۱۲ر	۱۰ر	حصہ دوم پارہ دوم و سوم	۱۲ر	۱۲ر
کلمہ طیبہ پر تقریر	۴ر	۳ر	؍؍ سوم پارہ چہارم تا ششم	۱۲ر	۱۲ر
بحر العرفان	۶ر	۴ر	؍؍ چہارم پارہ ہفتم و ہشتم	۹ر	۷ر
خطبہ عید الضحیٰ	۴ر	۳ر	تبلیغ حق	۴ر	۳ر
تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ					
گلزار معرفت	۵ر	۴ر	خطبات محمود	۱۲ر	۱۰ر
ذکر الٰہی	۶ر	۵ر	چشمہ توحید	۴ر	۲ر
اسلام میں اختلافات کا آغاز	۸ر	۶ر	× × × × ×	×	×

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
خلافت راشدہ ۔ رد شیعہ	۱۲ر	عہ
ریویو براہین احمدیہ	۸ر	۱۲ر
تبدیلی عقائد مولوی محمد علی	۵ر	۳ر
مباحثہ لاہور در بارہ نبوت	۶ر	۵ر
حربۂ آسمانی متشابہات محکمات پر لطیف بحث	۲ر	۱ر
چیلنج در بارہ امام الزمان	۴ر	۳ر
احمد المسیح الموعود عربی	۸ر	۶ر
حمائل شریف جیبی تقطیع نہایت واضح اور خوشخط	۱۲ر	۱۰ر
ایک ہمدردانہ تبلیغی خط فی سینکڑہ	۵ر	۴ر
تبلیغی احمدی جنتری		
براہین العقائد	۱۰ر	۸ر
تبلیغ ہدایت	عہ	عہ
پیغام مسیح کے تیرہ سوال	۳ر	۲ر
گلدستہ حقانی نظم کا مجموعہ	۴ر	۳ر
سوانح امام بخاری رح	۲ر	ار

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
معارف القرآن دس پاروں کے نوٹ	۱۰ر	۸ر
طریق النجات قرآن و حدیث و مسیح موعود کی دعاؤں کا مجموعہ مترجم (اسمیں عام پائے ہیں جس کے پڑھنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو ہمیشہ نصیحت فرماتے ہیں)	۴ر	۳ر
پنجابی کتب		
گلزار مہدی	۲ر	ار
چرخہ احمدی	۲ر	ار
ڈھولا احمدی	ار	۳ر
شہادت مولوی عبد اللطیف	۵ر	۴ر
مسدس در وفات مسیح	۱ر	۸ر
احمد مہدی	۴ر	۳ر
جھوٹی بات کفارے والی	ار	ار
تبلیغ احمدی	۴ر	۳ر
نشان مہدی	۴ر	۳ر

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
سچ بیان	۲ر	ار
جھوک عیسے	۳ر	۲ر
احمدی قطعات		
اشعار حضرت مسیح موعود چار قسم فی	ار	۹ر
اڑے وقت کی دعا	ار	۹ر
اکیلے وقت کی دعا	ار	۹ر
محمد ۔ احمد ۔ نور محمود جلی قلم مع اشعار فی	ار	۹ر
شرائط بیعت رنگدار	۳ر	۲ر
خوشخط چکنا ولایتی کاغذ پر لوح الہدیٰ نمبر ۳ نظم حضرت خلیفۃ المسیح رنگدار	۳ر	۲ر
مکہ معظمہ مدینہ منورہ بیت المقدس و دیگر مقدس مقامات کی خوشنما رنگدار روغنی قسم ہر ایک	۳ر	۲ر
جلی قلم سہ رنگی تقطیع پر سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ [illegible]		

مندرجہ بالا کتب کی رعایتی قیمت کی میزان قریباً بائیس روپیہ بنتی ہے۔ اس تمام سٹ کے خریدار سے صرف بیس روپے لئے جاویں گے بلکہ اگر کوئی دوست فہرست مندرجہ کی ایک یا چند کتب قیمتی بائیس روپے خریدے تو اس سے بھی بیس روپیہ ہی لئے جاویں گے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی کتب سلسلہ و قرآن شریف معرا و مترجم بھی پتہ ذیل سے طلب کریں +

کتاب گھر قادیان

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۲۹ اپریل ایک سرکاری کمیونک شائع ہوئی ہے جس میں ملتان کے فسادات کی رپورٹ کی تصدیق کی گئی ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص مارا گیا ہے اور ۹ اشخاص زخمی ہوئے ہیں۔

ملتان ۲۹ اپریل۔ شہر میں انتظام اچھا ہے لیکن کہیں کہیں حملہ کے واقعات بھی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ پولیس کی طرف سے گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں۔ گذشتہ شب سے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس تحقیقات میں مصروف ہیں۔

احمد آباد ۲۸ اپریل۔ مل سٹرائیک جاری ہے۔ اور اس کے ختم ہونے کی کوئی امید نہیں ہے شنکر لال بانکر اور سیٹھ منگل داس مل اونرز ایسوسی ایشن کے مابین گفتگو سے ابتک قابل تعریف نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

لاہور ۲۷ اپریل پنجاب گورنمنٹ کی ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ حال کے ہندو مسلم فسادات کے دوران میں بعض اکالیوں نے گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے زیر ہدایات فوجی ڈھنگ پر بچاؤ کے تبلیغ امن و امان قائم کرنے میں حکام کو مفید امداد دی اس کے موقع پر اکالیوں نے جس عمدہ چال و چلن کا اظہار کیا۔ اس کے اعتراف میں ہز اکسلنسی گورنر اجلاس کونسل نے ان تمام سکھ قیدیوں کو جو واقعہ گورو کے باغ کے سلسلہ میں سزایاب ہوئے ہیں رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے رہا ہونے والے قیدیوں کی مجموعی تعداد کا اندازہ گیارہ سو بارہ سو کے درمیان لگایا گیا ہے۔

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ملک معظم نے اس امر کی منظوری دیدی ہے کہ مسز استار کو مس ایلس کے بچانے پر بطور مخصوص تحفہ قیصر ہند کا طلائی تمغہ عطا کیا جائے۔

مدراس سے ۲۷ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مدراس میل کا نامہ نگار کوداپا سے لکھتا ہے کہ موضع اگرا یادم کے ایک شخص کو سشن جج نے سات سال قید بعبور دریائے شور کی اس بنا پر سزا دی ہے کہ اس کے مکان کی تلاشی لیتے وقت پولیس کو ایک بم دو مقفل صندوق اور ایک کپڑے کا بیگ ملا۔ بیگ میں زہر۔ اور صندوق میں بھرے ہوئے دو ریوالور ملے۔

دہلی سے ۲۵ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسز سروجنی نائیڈو مسٹر راجگوپال اچاریہ۔ ڈاکٹر محمود۔ تصدق احمد شروانی اور دیوداس گاندھی نے جو حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر انصاری سے یہ مشورہ کرنے کی غرض سے آج صبح کو یہاں پہنچے ہیں۔ کہ سیاسی جتھہ بندیوں کو کیونکر بند کیا جائے کہ دشمن کے خلاف ایک متحدہ صف بندی کی جا سکے۔ ڈاکٹر انصاری کے مکان پر کئی گھنٹے تک غیر باضابطہ کانفرنس کی فیصلہ راز میں رکھا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مقامی لیڈروں نے ہندو مسلمانوں میں صلح کرانے کی غرض سے ایک مصالحتی بورڈ قائم کیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) کے ہندوستانی آرگن کیپ انڈین نے اپنی حال کی اشاعت میں لکھا ہے کہ ہمیں معتبر ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ لوزان میں صلح نامہ ٹرکی پر دستخط ہونے کے بعد مصر و ہندوستان میں تمام اسیران سیاسی کو رہا کر دیا جائیگا۔

لندن ۲۶ اپریل آج ویسٹ منسٹر کے گرجا میں ڈیوک آف یارک کی شادی لیڈی الزبتھ بووس لیون کے ساتھ جو ارل آف اسٹرتھ مور کی صاحبزادی ہیں۔ ہو گئی۔ شادی کے جلسہ میں خاندان شاہی کے تمام اراکین بہت سے معززین ملک ممالک غیر کے سفراء اور نو آبادیوں اور ہندوستان کے نمایندے شریک تھے۔ گرجا میں مجمع عظیم تھا۔

پیرس آف ویلز جمعیت الاقوام اور سرہ سٹریٹ آج صبح وکٹوریا اسٹیشن سے روانہ ہو کر ڈوور پہنچے اور یہاں سے انگریزی جہاز "لینڈ دن" نامی پر سوار ہوئے۔ آپ ازراہ ذی برگ بروسیلز کو تشریف لیجائینگے۔ آپ شاہ بلجیم کے مہمان ہونگے۔ اور کل بلجیم کو ایک یادگار حوالہ کر دیں گے۔

میلبورن ۲۶ اپریل۔ کاروباری آدمیوں کے ایک وفد کو جواب دیتے ہوئے وزیر محصولات بحری نے فرمایا۔ کہ وہ مشرقی بنادر کے ساتھ تجارت کو نشو نما دینے کے لئے جیسے بمبئی۔ مدراس۔ کلکتہ اور شنگھائی کی تجارتی جہازات کو سرکار کی طرف سے مالی امداد دینے کیلئے تیار رہیں۔ بشرطیکہ باتظاہری تجارتی امکانات کی کافی قوی امید ہے۔

پیرس ۲۶ اپریل۔ موہربال کا کارخانہ اسلحہ سازی آگ سے تباہ ہو گیا۔ سامان توپیں اور گولہ بارود بچا لیا پھر بھی نقصان کا تخمینہ ۵۰۰۰۰۰ فرانک کیا جاتا ہے۔

ریگا ۲۶ اپریل۔ القتبیہ نے اعلان کیا ہے کہ ۲۹ اپریل کو کلیسیا کے سربر آوردہ ارکان میں سے ۵۰۰ اشخاص کی زبردست مجلس منعقد ہونے والی ہے۔ کارروائی میں بالشویک انقلاب کے بارہ میں مذہبی اعلان اور بطریق طیخون کے متعلق فتوی صادر کیا جائے گا۔

لندن ۲۷ اپریل۔ اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار متعینہ پارلیمنٹ رقمطراز ہے کہ گورنمنٹ اس پر غور کر رہی ہے کہ روس و انگلستان کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہے اس کو خارج کر دیا جائے جس کی وجہ وہ احتجاجات ہیں۔ جو انگریزی وزیر مختار نے قلمرو روسیہ کے اندر بالشویک کے مظالم اخلاف کلیسیا پر کئے تھے۔

ٹوکیو ۲۲ اپریل۔ دیسی اخبارات نہایت سنسنی پیدا کرنے والی سرخیوں کے ساتھ کالموں کے کالم مضمون کوریا کے ان انقلاب پسند گروہوں کی سرگرمی میں لکھ رہے ہیں۔ جن کی طرف سے ان کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ جزیرہ نمائے کوریا میں دو وہ امن و امان ختم کرکے انقلاب برپا کرنا چاہتے ہیں۔ سیول کی تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے کہ وہ لاڈی یا سنگ کے مرکزی مقام سے تیس آدمیوں سے زیادہ اشخاص کے ساتھ گروہ ۱۳۶ بم اور ریوالور لے کر سے اس غرض سے بھیجے گئے۔ کہ وہ پبلک عمارتوں کو برباد کر کے سرکاری افسروں کو ہلاک کریں۔